

پہلا مرحلہ

صحیح اسلامی عقیدہ

دوم

تالیف
عقیدہ کے ماہر اساتذہ کی ایک جماعت

مراجعہ
منتخب علماء

ناشر:
ادارۃ البحوث الاسلامیۃ، جامعہ سلفیہ، بنارس





پہلا مرحلہ

صحیح اسلامی عقیدہ

دوم

تالیف

عقیدہ کے ماہر اساتذہ کی ایک جماعت

مراجعہ

منتخب علماء

ناشر: ادارۃ البحوث الاسلامیۃ، جامعہ سلفیہ، بنارس

سلسلۂ اشاعت : (۳۹۴/۲)

نام کتاب : صحیح اسلامی عقیدہ

تالیف : عقیدہ کے ماہر اساتذہ کی ایک جماعت

مراجعہ : منتخب علماء

ناشر : ادارۃ البحوث الاسلامیہ جامعہ سلفیہ بنارس

اشاعت اول : جمادی الآخرۃ ۱۴۲۵ھ = اگست ۲۰۰۴ء

مطبع : سلفیہ آفسیٹ پریس، وارانسی

پتہ

مکتبہ سلفیہ ، بی ۱/۱۸جی، جامعہ سلفیہ مارگ، ریوڑی تالاب

بنارس-۲۲۱۰۱۰ (الہند)

Maktaba Salafiah, B-18/1 G, Jamiah Salafiah Marg

Reori Talab, Varanasi - 221010 (INDIA)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نواقض توحید وایمان

اور ان کے کمال کے منافی امور

ناقض اول : کفر

أ- اس کی تعریف

ب- اس کے انواع

ج- کچھ الفاظ وافعال کی مثالیں جو کفر ہیں

۱- کفر

أ- اس کی تعریف

کفر لغت میں ڈھانپنے اور چھپانے کو کہتے ہیں۔

شریعت میں ایمان کی ضد کو کہتے ہیں۔

ب- اس کے انواع: کفر کے دو انواع ہیں

نوع اول: کفر اکبر، یہ دین سے خارج کر دیتا ہے، اور جہنم میں ہمیشہ رہنے کا موجب ہے، اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

پہلی قسم کفر تکذیب:

یعنی حق کے متعلق واقع کے خلاف خبر دینا یا یہ دعوی کرنا کہ رسول خلاف حق بات لے کر آئے ہیں، اس کی دلیل اللہ سبحانہ کا یہ قول ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُ أَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِيْنَ. (العنکبوت:٦٨)

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا جب سچی بات اس تک پہونچے تو اس کو جھٹلائے، کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔

دوسری قسم تصدیق کے ساتھ کفر انکار و تکبر:

یعنی آدمی اقرار کرے کہ رسول جو کچھ لے کر آئے وہ ان کے رب کی

طرف سے حق ہے لیکن تکبر، اکڑ اور حق اور اہل حق کو حقیر سمجھتے ہوئے اس کی اتباع ترک کر دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۔ (البقرۃ:۳۴)

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا، اور تکبر کیا وہ کافروں میں سے تھا۔

تیسری قسم: کفر شک

یعنی اتباع حق میں تردد یا اس کے حق ہونے سے متعلق قطعیت میں تردد پس جو شخص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے حکم کی اتباع میں تردد کرے یا جائز قرار دے کہ حق اس کے خلاف ہوسکتا ہے تو بے شبہ اس نے کفر شک وظن کیا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا، وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا، قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا، لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا۔ (الکہف:۳۵،۳۸)

اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والا تھا کہنے لگا میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی ویران ہوگا اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت

آئے گی اور اگر مجھ کو اپنے مالک کے پاس پھر جانا پڑا تو اس سے بہتر جگہ پاؤں گا، اس سے اس کے ساتھی نے باتیں کرتے ہوئے کہا کیا تو اس سے منکر ہو گیا جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پھر تجھے تندرست مرد بنا دیا۔ لیکن میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہی اللہ میرا رب ہے اور میں اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

چوتھی قسم: کفر اعراض:

یعنی حق کو چھوڑ دے، نہ اسے سیکھے نہ اس پر عمل کرے، خواہ اقوال ہوں یا افعال یا اجمالاً و تفصیلاً اعتقادات، اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّا أُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۔ (الاحقاف:٣)

اور کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے۔ حساب و کتاب حشر و نشر - اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

پس رسول ﷺ کی لائی ہوئی باتوں سے جو قول کے ذریعہ اعراض کرے جیسے کہے: میں اس کی اتباع نہیں کروں گا اور اسے عمل میں نہیں لاؤں گا یا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، تو اس نے کفر اعراض کا ارتکاب کیا۔

پانچویں قسم: کفر نفاق:

یعنی رسول ﷺ کی لائی ہوئی باتوں کی ظاہری اتباع اور دل سے اس کا ترک وانکار، اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے:

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۔ (المنافقون:۳)

یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوئے تو ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی اب وہ نہیں سمجھتے ۔

نوع ثانی: کفر اصغر

یہ دین سے خارج نہیں کرتا - یہ ایسے گناہ ہیں جن کا نام کتاب وسنت میں کفر آیا ہے اور یہ کفر اکبر کی حد تک نہیں پہونچتے ہیں - جیسے اللہ تعالی کے اس قول میں مذکور کفر نعمت ہے:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ ۔ (النحل:۱۱۲)

اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی وہاں کے لوگ امن واطمینان سے تھے، ہر طرف سے ان کی روزی فراغت کے ساتھ چلی آرہی تھی پھر انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی ۔

اور جیسے مسلم سے قتال، اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا قول ہے:

سباب المسلم فسوق، وقتاله کفر۔ (بخاری:۱/۱۷، ۱۸، مسلم:۱/۸۱)

مسلمان سے گالی گلوج فسق اور اس سے قتال کفر ہے۔

ایسے الفاظ وافعال کی مثالیں جو کفر اکبر ہیں:

۱-الفاظ کفر کی مثالیں

۱- اللہ تعالیٰ کو، یا دین اسلام کو، یا تمام فرشتوں، یا ان میں سے کسی ایک کو برا کہنا۔

۲- نبی ﷺ کو یا رسولوں میں سے کسی ایک کو برا کہنا۔

۳- اللہ کا استہزاء اور مذاق اڑانا، یا اس کے فرشتوں یا اس کے رسولوں یا دین کا مذاق اڑانا۔

۴- کوئی کہے ''میں اللہ سے نہیں ڈرتا یا'' میں اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کرتا''

۵- کوئی کہے ''بعض لوگوں کے لئے کل کائنات یا بعض چیزوں میں تصرف کرنا ممکن ہے۔

۲- افعال کفر کی مثالیں:

۱- مصحف اور جس میں اللہ کا ذکر ہے اسے جان بوجھ کر قصداً گندگی کی جگہوں میں ڈال دینا۔

۲- جواز کا اعتقاد رکھتے ہوئے اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام کو چھوڑ کر فیصلہ کرنا۔

۳- جواز کا اعتقاد رکھتے ہوئے جادو کا عمل کرنا اور اس کا سیکھنا اور اس کا سکھلانا۔

مشق

۱- کفر کی لغوی اور شرعی تعریف کرو۔

۲- دین سے خارج کر دینے والے کفر اکبر کے اقسام مع ہر ایک کی دلیل کے بیان کرو

۳- کفر اصغر کیا ہے جو دین سے خارج نہیں کرتا اس کی ایک مثال بیان کرو

۴- الفاظ کفر اور افعال کفر میں سے ہر ایک کی دو دو مثالیں بیان کرو

۵- کفر اکبر اور کفر اصغر کے درمیان اہم فرق بیان کرو

ناقض دوم : نفاق

ا- اس کی تعریف

ب- اس کے انواع

ج- نفاق اعتقادی و عملی کی مثالیں

د- معاشرہ پر نفاق کا اثر

۲- نفاق

أ- اس کی تعریف:

نفاق اسلام اور بھلائی کے اظہار اور کفر وشرک کے چھپا رکھنے کو کہتے ہیں اللہ تعالی نے اپنے اس قول میں اسی پر متنبہ فرمایا ہے:

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔ (التوبة: ٦٧)

بے شک منافق وہی فاسق ۔یعنی دین سے خارج ہیں۔

اور اللہ تعالی نے منافقوں کو کافروں سے بدتر ٹھہرایا ہے، ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۔ (النساء: ۱۴۵)

بے شک منافق جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں رہیں گے۔

ب- انواع نفاق

نفاق کے دو انواع ہیں:

نوع اول: نفاق اعتقادی:

اور یہ ایسا نفاق ہے جس سے متصف شخص اسلام ظاہر کرتا ہے اور کفر چھپائے رکھتا ہے، نفاق کی یہ نوع دین سے بالکل خارج کر دیتی ہے اور اس سے متصف شخص جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں ہوگا، اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

۱- یہ کہ انسان رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے احکام میں سے کسی کو ناپسند کرے جیسے نماز، حج یا مال کی زکوٰۃ۔

۲- یہ کہ کسی معین معرکہ میں مشرکین کے مقابلہ میں مسلمانوں کی شکست سے کوئی شخص خوش ہو۔

۳- یہ کہ کوئی شخص مشرکوں پر مسلمانوں کی فتح سے رنجیدہ ہو

نوع ثانی: نفاق عملی:

دل میں ایمان کی بقاء کے ساتھ منافقین کے اعمال میں سے کوئی ایسا عمل کرنا جو کفر تک نہ پہونچتے ہوں، یہ دین سے خارج نہیں کرتا، لیکن اس کا وسیلہ ہے، نفاق کے بعض اوصاف کے ساتھ اس سے متصف شخص میں ایمان ہوتا ہے، اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

۱- یہ کہ انسان کسی بات کا وعدہ کرے اور اس کی نیت اس وعدہ سے بے وفائی ہو

۲- یہ کہ انسان بات کرے اور اپنی بات میں جھوٹ بولے۔

۳- یہ کہ کسی انسان کے پاس کسی معین چیز کی امانت رکھی جائے تو وہ امانت میں خیانت کرے اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ہے:

آية المنافق ثلاث! إذا حدث كذب وإذا وعد اخلف، وإذا ائتمن خان ۔ (بخاری حدیث ۳۳، مسلم:۱/۷۸)

منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

ج۔ فرد اور معاشرہ پر نفاق کا اثر

نفاق کی دونوں انواع کے بڑے بڑے اثرات ہیں اور فرد اور معاشرہ دونوں کے لئے بے حد خطرناک ہیں، ان اثرات میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ اگر نفاق اعتقادی ہو تو انسان کا اسلام سے خارج ہو جانا، اور اس کا جہنم میں داخل ہونا اور بدترین عذاب میں مبتلا ہونا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا۔ (النساء:۱۴۵)

بے شک منافقین جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں رہیں گے اور ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔

۲۔ معاشرہ کے افراد میں بغض وعداوت کا پھیلاؤ

۳۔ معاشرہ کی کمزوری اور ٹوٹ پھوٹ اور اردگرد کے خطرات کے مقابلہ کی عدم قدرت

مشق

۱- نفاق کی لغوی اور شرعی تعریف کرو۔

۲- دین کے لئے زیادہ خطرناک کون ہے؟ کفار یا منافقین؟ اور کیوں؟

۳- نفاق اکبر کیا ہے؟ اس کی تعریف کرو اور اس کے انواع کا ذکر کرو۔

۴- نفاق عملی کیا ہے؟ اس کی مثال بیان کرو۔

ناقض سوم : شرک

أ-اس کی تعریف

ب- ہم شرک کو کیوں پڑھتے ہیں؟

ج- شرک کے واقع ہونے کا سبب

د-کیا اس امت میں بھی شرک واقع ہوتا ہے؟

ھ-شرک کے انواع:

نوع اول :شرک اکبر نوع ثانی :شرک اصغر

و- فرد اور معاشرہ پر شرک کے برے اثرات

۳- شرک

۱- اس کی تعریف: عبادت کے انواع میں سے کسی کا غیر اللہ کے لئے انجام دینا یا مخلوق کو خالق سبحانہ وتعالی کے مساوی قرار دینا۔

ب- ہم شرک کو کیوں پڑھتے ہیں؟

ہم متعدد اسباب کی وجہ سے شرک کو پڑھتے اور اس کا علم حاصل کرتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- شرک انسان سے واقع ہونے والا سب سے بڑا گناہ ہے، اور جہنم میں اس کے ہمیشہ رہنے کا سبب ہے۔

۲- توحید اللہ تعالی کا واجب حق ہے اور اسی لئے شرک سب سے بڑا ظلم ہے

۳- اس لئے تاکہ ہم اس سے پرہیز کریں، اس سے الگ رہیں اور اس سے ڈریں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۔ (لقمان:۱۳)

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے اللہ کا شریک کسی کو نہ ماننا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

ج- شرک کے واقع ہونے کا سبب

بنی آدم میں شرک کے وقوع کا سبب عموماً نیک لوگوں سے متعلق غلو ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۔ (نوح:۲۳)

اور وہ آپس میں کہنے لگے اپنے معبودوں کو مت چھوڑنا اور نہ ود نہ سواع اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو چھوڑنا۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ صالحین کے متعلق غلو کرنا توحید کے خلاف خطرناک ترین امور میں سے ہے۔

د- کیا اس امت میں بھی شرک واقع ہوتا ہے؟

اس میں شک نہیں کہ اس امت میں شرک کے بہت سے انواع عملاً واقع ہوئے ہیں، ان میں سے ایک تو وہ ہے جو صدیوں سے اب تک موجود ہے یعنی صالحین کو شریک ٹھہرانا اور ان کے لئے عبادت اور نذر ادا کرنا، ان کی قبروں کے پاس جم کر بیٹھنا اور اللہ کو چھوڑ کر ان سے دعا کرنا، نبی ﷺ سے یہ خبر ثابت ہے کہ شرک اس امت میں بھی واقع ہوگا حتیٰ کہ اس کی واضح ترین صورت میں اور وہ ''بتوں کی پوجا'' ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

لا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من امتى بالمشركين ، وحتى يعبدوا الأوثان ۔ (ترمذی:۴/۴۹۹)

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے حتی کہ بتوں کی پوجا کریں گے۔

۵- شرک کے انواع:

شرک کے دو انواع ہیں: شرک اکبر، اور شرک اصغر

۱- شرک اکبر:

کوئی عبادت غیر اللہ کے لئے انجام دینا جیسے غیر اللہ سے خوف، اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ نفع ونقصان کا مالک ہے اور اس سے اللہ کی طرح محبت کرنا، اس کے تقرب کے لئے جانور ذبح کرنا، اللہ کی طرح اس کی تعظیم کرنا، یا اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو پکارنا، یا اللہ تعالی کی اطاعت کی طرح اس کی اطاعت کرنا یا اصل عمل سے غیر اللہ کا قصد کرنا۔

یہ وہ شرک ہے کہ اللہ تعالی اسے ہرگز معاف نہیں کرے گا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاوَاهُ النَّارُ۔ (المائدہ:۷۲)

بے شک جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

۲- شرک اصغر: یہ شرک اکبر سے چھوٹا ہوتا ہے جیسے "ریاء وغیرہ، یہ ایسا شرک ہے جو ملت سے خارج نہیں کرتا، لیکن اس سے توحید میں نقص آتا

ہے، اور شرک اکبر کا وسیلہ ہے، یعنی جیسے عبادت میں ریا ونمود کا دخل، یا غیر اللہ کی بغیر اس کی تعظیم کے قسم کھانا یا تعویذ لٹکانا وغیرہ۔

و- فرد اور معاشرہ پر شرک کے برے اثرات:

بہت ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

۱- اللہ کو چھوڑ کر بعض لوگوں کا بعض لوگوں کو پوجنا

۲- لوگوں میں بدعات وخرافات کا پھیلاؤ

۳- شرک اعمال کو برباد کر دیتا ہے

۴- جس معاشرہ میں شرک پھیل جاتا ہے اسے بے حیائی، نافرمانی اور ظلم سے بھر دیتا ہے اور اس میں موت کا ڈر، نفسیاتی اور روحانی کمزوری عام ہو جاتی ہے، یہ غیر اللہ پر اعتماد اور ان سے مدد طلبی کا نتیجہ ہوتا ہے

۵- شرک اکبر جہنم میں ہمیشہ رہنے کو واجب کر دیتا ہے

مشق

۱- شرک کی تعریف کرو اور بیان کرو کہ یہ تمام گناہوں سے بڑا کیوں ہے؟

۲- درج ذیل باتوں کی دلیل ذکر کرو

۱- اللہ یقیناً ایسے شخص کو معاف نہیں کرے گا جس نے اس کے ساتھ شرک کیا ہوگا

ب-اللہ نے مشرک پر جنت حرام کردی ہے اوراس کا ٹھکانہ جہنم ہے

۳- کیا امت اسلامیہ میں شرک واقع ہوتا ہے یا نہیں؟ اس کی توضیح کرو

۴- شرک کے سبب سے فرد اور معاشرہ پر بعض برے اثرات کا ذکر کرو

۵- درج ذیل عبارت پر صحیح ( ) یا غلط (×) کا نشان لگاؤ:

ا-شرک اکبر آدمی کو دین سے خارج کر دیتا ہے لیکن وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا

۲- غیر اللہ سے ایسی چیز کے متعلق امید رکھنا جس پر اللہ کے سوا کوئی اور قادر نہیں شرک اصغر ہے

۳-غیر اللہ کی قسم کھانا شرک خفی ہے

شرکیہ اعمال کی کچھ صورتوں کا بیان

۱- جھاڑ پھونک　　۲- تعویذ گنڈے

۳- شجر و حجر وغیرہ سے تبرک　　۴- علم غیب کا دعوی

۵- جادو　　۶- کہانت اور عرافت

۷- علم نجوم

۸- مقابر و مزارات کی تعظیم اور قربانیوں اور نذروں کے ذریعہ ان کا تقرب

ا- جھاڑ پھونک (رقی)

ا- رقی کے معنی:

رقی رقیہ کی جمع ہے اور یہ وہ جھاڑ پھونک ہے جس سے آفت زدہ کو دم کیا جاتا ہے جیسے بخار اور مرگی وغیرہ آفات اس کا نام "عزائم" بھی ہے

ب- اس کے انواع، اور ہر نوع کا حکم:

نوع اول: مشروع دم:

یعنی جو شرک سے خالی ہو جیسے مریض کے اوپر کچھ قرآن پڑھے یا اللہ کے ناموں اور اس کی صفات کے ساتھ دم کرے تو یہ مباح ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے دم کیا ہے اور دم کا حکم دیا ہے اور اس کی اجازت دی ہے

شرعی دم کے شروط

مشروع دم کے لئے کچھ شرائط ہیں جنہیں اہل علم نے ذکر کیا ہے جن کا علم اور اہتمام ہونا چاہئے اور دم کے وقت ان کے حصول پر عمل ہونا چاہئے یعنی دم کتاب وسنت سے ہو، عربی زبان میں ہو، اس اعتقاد کے ساتھ ہو کہ اللہ ہی مؤثر ہے اور یہ فقط سبب ہے۔

اس کی کیفیت:

یہ کہ قرآنی آیات پڑھے یا ثابت نبوی دعائیں پڑھے اور مریض پر

پھونکے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں آیا ہے:

أن النبي ﷺ كان يعوذ بعض أهله، يمسح بيده اليمنى ويقول: اللهم رب الناس أذهب الباس، واشفه وأنت الشافي، لاشفاء إلا شفائك، شفاء لا يغادر سقما.

(بخاری حدیث: ۵۷۴۳)

نبی ﷺ اپنے گھر کے بعض لوگوں پر دم کرتے تھے، اپنے دائیں ہاتھ سے اسے چھوتے اور فرماتے تھے، اے اللہ، لوگوں کے رب، تکلیف دور کردے، اور اسے شفاء دیدے اور شفا دینے والا تو ہی ہے، تیری شفاء ہی شفاء ہے، ایسی شفاء دیدے کہ کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔

نوع ثانی: ممنوع جھاڑ پھونک

یعنی جو شرک پر مشتمل ہو، اور اس میں غیر اللہ کو پکار کر اس سے مدد لی جائے جیسے جنوں کے نام یا فرشتوں اور انبیاء اور صالحین کے نام سے جھاڑ پھونک کی جائے یہ غیر اللہ کے لئے دعا ہے اور یہ شرک اکبر ہے۔

۲- تعویذ گنڈے (تمائم)

۱- اس کے معنی

تمائم تمیمۃ کی جمع ہے، یہ نظر بد سے بچانے کے ارادہ سے بچوں کی

گردن میں لٹکایا جانے والا گنڈہ یا تعویذ ہوتا ہے، اس کو بڑے مردوں اور عورتوں یا جانوروں اور گاڑیوں وغیرہ کو بھی باندھا جاتا ہے

ب- اس کے انواع اور ہر نوع کا حکم:

نوع اول

جو قرآن سے ہو، یعنی قرآن کی آیات لکھی ہوں اور آدمی اس سے طلب شفاء کے لئے باندھے، اس کے باندھنے کے متعلق علماء کا اختلاف ہے اور اس میں دو قول ہیں اور صحیح قول منع ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ کا یہ قول عام ہے:

من تعلق تميمة فقد أشرك (احمد: ۴/ ۱۵۶، حاکم: ۴/ ۲۱۹)

جس نے تعویذ گنڈا باندھا اس نے شرک کیا

نوع ثانی

جو غیر قرآن سے ہو اور اسے لوگوں کو باندھا جاتا ہو جیسے ٹھیکرے، کوڑی، ہڈیاں، چھڑے، سیپ، دھاگے، جوتیاں، کیلیں، شیاطین اور جن کے نام اور طلسم وغیرہ یہ قطعاً حرام ہے اور شرک ہے، اس کا شمار شرک اصغر میں ہوگا، اور یہ باندھنے والے کے اعتقاد کے مطابق کبھی شرک اکبر بھی ہو سکتا ہے، اور حدیث میں آیا ہے:

من تعلق شيئا وكل إليه. (احمد: ۴/ ۳۱۰، ترمذی: ۴/ ۴۰۳)

جس نے کوئی چیز باندھی تو اسی کی طرف سونپ دیا جاتا ہے۔

ج۔ شرکیہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے سے متعلق مسلمان کا موقف:

ہم نے جب یہ واضح کر دیا کہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے شرک بھی ہوتے ہیں تو ہم پر واجب ہو گیا کہ ان چیزوں کے متعلق مسلمان کا موقف جانیں اس لئے کہ مسلمان کا سب سے بڑا فریضہ ہے کہ اپنے عقیدہ کی ایسی چیزوں سے حفاظت کرے جو اسے بگاڑ دینے والی یا اس میں خلل ڈالنے والی ہوں، لہذا جو دوائیں ناجائز ہوں انہیں استعمال نہ کرے اور بیماریوں کے علاج کے لئے خرافیوں اور شعبدہ بازوں کے پاس نہ جائے، اس لئے کہ یہ لوگ اس کے دل اور اس کے عقیدہ کو بیمار کر دیتے ہیں، اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے۔

مشق

۱۔ جھاڑ پھونک (رقی) کی تعریف کرو، اس کے انواع کیا ہیں؟ دلائل کے ساتھ بیان کرو

۲۔ شرعی جھاڑ پھونک کے شروط کیا ہیں؟

۳۔ تعویذ گنڈوں (تمائم) کی تعریف کرو

۴۔ قرآن، یا اللہ کے اسماء وصفات سے لکھے گئے تمائم کا کیا حکم ہے؟ صحیح قول اور اس کی دلیل بیان کرو

۵- غیر قرآن جیسے ٹھیکرے، کوڑی اور ہڈیوں وغیرہ سے بنے تمائم کے لٹکانے کا کیا حکم ہے، دلیل کے ساتھ بیان کرو

۶- جھاڑ پھونک اور تمائم وغیرہ جیسے شرکیہ اعمال کے مقابل مسلمان پر کونسے اعمال واجب ہیں؟ اس کی وضاحت کرو۔

۳- شجر وحجر وغیرہ سے تبرک

أ- تبرک کے معنیٰ:

برکت طلب کرنا، اور برکت کسی چیز میں خیر کے ثابت رہنے اور زیادہ ہونے کو کہتے ہیں، اور یہ اسی سے طلب کی جا سکتی ہے جو اس کا مالک ہو، اس کی قدرت رکھتا ہو اور وہ اللہ سبحانہ ہی ہے۔

ب- تبرک کا حکم:

مقامات، آثار، پتھر، اور زندہ ومردہ اشخاص سے تبرک جائز نہیں ہے۔

اس لئے کہ صحابہ کا گذر جب اس درخت سے ہوا جس سے کفار تبرک کرتے اور اس پر اپنے اسلحے لٹکاتے تھے، اس کا نام انہوں نے، ''ذات انواط'' رکھا تھا، تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ہمارے لئے بھی ''ذات انواط'' بنا دیجئے جیسا ان کے لئے ہے، تو آپ نے فرمایا:

الله اكبر انها السنن، قلتم والذى نفسى بيده كما قالت بنو اسرائيل لموسى اجعل لنا الها كما لهم آلهة، قال إنكم قوم تجهلون، لتركبن سنن من كان قبلكم۔ (ترمذی: ۴/۴۷۵ وقال حسن صحیح، طبرانی فی الکبیر: ۳۲۹۱)

''اللہ اکبر یہ تو گذری ہوئی اقوام کا راستہ ہے، اس ذات کی قسم جس

کے قبضہ میں میری جان ہے تم نے ایسا ہی کہا جیسے بنو اسرائیل نے موسیٰ سے کہا تھا: ہمارے لئے بھی معبود بنادو جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں، موسیٰ نے کہا: تم ناداں لوگ ہو" آپ نے فرمایا تم بھی ضرور گذری ہوئی اقوام کے راستہ کی پیروی کرو گے۔

مشق

۱۔ تبرک کی تعریف کرو؟ اور اس سے کیا مقصود ہے؟

۲۔ کیا آثار، اور درختوں وغیرہ سے تبرک جائز ہے؟ اپنے قول کی دلیل بیان کرو

۴۔ علم غیب

اَ۔ غیب سے مراد:

مستقبل اور ماضی کے وہ امور جو لوگوں سے غائب ہوں اور جسے وہ دیکھ نہ سکیں، اس کے متعلق کتاب وسنت نے بتایا ہے، اس کا علم اللہ کے ساتھ خاص ہے، اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ۔ (النمل:٦٥)

کہہ دو آسمانوں اور زمین میں جو لوگ بھی ہیں کوئی غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

ب۔ دعویٰ علم غیب کا حکم:

جو شخص کسی بھی وسیلہ سے علم غیب کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور کافر ہے سوائے ان رسولوں کے جن کا استثناء اللہ نے کیا ہے۔

ج۔ دعویٰ علم غیب کی صورتیں:

دعویٔ علم غیب کی متعدد صورتیں ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ ہتھیلی یا پیالی کا پڑھنا

۲۔ کہانت

۳۔ علم نجوم کا مشغلہ

۵- جادو

یہ منتر اور گرہیں ہوتی ہیں جن میں پھونکا جاتا ہے اور جھاڑ پھونک کے کلمات ہوتے ہیں جنہیں پڑھا جاتا ہے اور دوائیں جڑی بوٹیاں اور دھونی ہوتی ہے جنہیں عامل شیاطین سے سیکھتا اور ان کے تابع فرمان ہوتا ہے، اس کی حقیقت ثابت ہے، اس میں کوئی دل اور بدن میں موثر ہوتا ہے جو آدمی کو بیمار کردیتا یا ہلاک کر دیتا اور شوہر بیوی میں جدائی ڈال دیتا ہے، اس کی تاثیر اللہ کی مشیت اور تقدیر سے ہوتی ہے۔

اس لئے شارع نے اسے شرک سے ملایا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

اجتنبوا السبع الموبقات قالوا وماهن: قال: الاشراك بالله، والسحر الخ ۔ (بخاری:۲۷٦٦، مسلم:۱/۹۲)

سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو! صحابہ نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اور جادو، الخ

ب- جادو کا حکم:

جادو کفر وشرک ہے جو عقیدہ کو توڑنے والا ہے، جادوگر کی حد قتل ہے جس کی تنفیذ حاکم کی طرف سے ہوگی۔

جادو کے کفر ہونے کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے:

وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۔

(البقرۃ:۱۰۲)

لیکن شیطانوں نے کفر کیا تھا جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔

۶- کہانت وعرافت

أ- کہانت وعرافت کی تعریف:

علم غیب اور غائب امور کے جاننے کے دعوی کو کہانت وعرافت کہا جاتا ہے جیسے یہ بتانا کہ زمین پر کیا رونما ہونے والا ہے، اور کیا حاصل ہونے والا ہے اور گم شدہ چیز کہاں ہے، اور یہ شیاطین سے کام لے کر ہوتا ہے جو آسمان کی باتیں چوری چھپے سنتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ، يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ۔ (الشعراء:۲۲۱، ۲۲۳)

کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں ہر جھوٹے بدکار پر اترتے ہیں، سنی ہوئی باتیں ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

ب- کہانت وعرافت کا حکم

کہانت وعرافت کا عمل اور کاہن وعراف کے پاس جانا حرام ہے، اور ان کی تصدیق کفر ہے، اس لئے کہ غیب کا علم صرف اللہ سبحانہ وتعالی کو

ہے اس لئے جو شخص کہانت وغیرہ کے ذریعہ اس میں اللہ کا شریک ہونے کا دعوی کرے یا ایسا دعوی کرنے والے کی تصدیق کرے تو یقیناً اس نے ایسے امور میں اللہ کا شریک ٹھہرایا جو اس کے خصائص میں سے ہیں ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

من أتى كاهنا او عرافا فصدقه بما يقول ، فقد كفر بما أنزل على محمد ﷺ ۔ (احمد:۲/۴۲۹، حاکم:۱/۸)

جو شخص کاہن یا عراف کے پاس آیا اور اس کے قول کی تصدیق کی تو ایسے شخص نے محمد ﷺ پر نازل کئے ہوئے دین کا انکار کیا۔

ج- معاشرہ پر کاہنوں، جادوگروں اور عرافوں کے خطرناک اثرات:

۱- لوگوں کے عقائد سے کھلواڑ کرنا اور انہیں بگاڑنا

۲- لوگوں کے خلاف جھوٹ بولنا اور لباس اولیاء میں ظاہر ہونا

۳- شعبدہ بازی کی اشاعت جو حقیقت میں شیطانی عمل ہے

د- جادو، کہانت اور عرافت کا شرک سے تعلق:

یقیناً جادو، کہانت اور عرافت حرام شیطانی امور میں سے ہیں ، جو عقیدہ میں خلل ڈالتے یا ان کو بالکل توڑ دیتے ہیں، اس لئے کہ ان کا حصول

شرکیہ امور ہی سے ہوتا ہے۔

۷- علم نجوم

أ- علم نجوم کی تعریف:

زمین کے واقعات پر ستاروں کے احوال سے استدلال کرنے کو علم نجوم کہا جاتا ہے مثلا نجومی کہتے ہیں جو شخص فلاں فلاں ستارے کے احوال گردش ورفتار کے مطابق شادی کرے گا اسے ایسے ایسے احوال پیش آئیں گے۔

ب- نجومیوں اوران کے پاس جانے والوں کا حکم

بعض جاہل اور کمزور ایمان والے ان نجومیوں کے پاس جاتے ہیں اوران سے اپنی زندگی کے مستقبل کے متعلق معلوم کرتے ہیں اور یہ کہ اس میں اس پر کیا احوال پیش آئیں گے اور اپنی شادی وغیرہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں، اور جو شخص علم غیب کا دعوی کرے یا دعوی کرنے والے کی تصدیق کرے تو وہ مشرک اور کافر ہے اور یہ اس حدیث کی بنیاد پر ہے جو کاہنوں اور عرافوں کے پاس جانے سے روکنے کے متعلق گذر چکی ہے، اسی طرح حدیث قدسی میں آیا ہے:

أصبح من عبادي مؤمن بي وكافر فأما من قال: مطرنا بفضل الله ورحمته فذلك مؤمن بي كافر بالكوكب، وأما من قال: مطرنا بنوء كذا وكذا فذلك كافر بي ومؤمن

بالکوکب۔ (بخاری حدیث:۸۴۶، مسلم:۱/۸۳)

میرے بندوں میں سے کچھ نے مومن اور کافر ہونے کی حالت میں صبح کی، جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا اور ستارے کا کافر ومنکر ہے لیکن جس نے کہا ہم پر فلاں فلاں ستارے سے بارش ہوئی ہے وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستارے پر ایمان رکھنے والا ہے۔

مشق

۱- غیب سے کیا مراد ہے؟ علم غیب کے اللہ کے ساتھ خاص ہونے کی کیا دلیل ہے؟

۲- وہ کون ہے جسے اللہ غیب کی کچھ باتیں بتادیتا ہے؟ اور اس میں کیا حکمت ہے ؟

۳- کاہن بعض غیب کی باتوں کے متعلق خبر دینے کی طاقت کیسے حاصل کر لیتے ہیں؟

۴- علم غیب کا دعوی کرنے والے شخص کا کیا حکم ہے؟ اس کی دلیل بیان کرو۔

۵- دعویٔ علم غیب کی بعض صورتیں بیان کرو۔

۶- جادو کی تعریف کرو اور اس کا حکم بیان کرو۔

۷- کہانت کے کیا معنی ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

۸- علم نجوم کی تعریف کرو اور اس کا حکم اور علت بیان کرو۔

۹- مستقبل کی زندگی سے متعلق سوال کے لئے بعض لوگوں کے نجومیوں کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟ بیان کرو۔

۸- مقابر و مزارات کی تعظیم اور قربانیوں اور نذروں سے ان کا تقرب

تمہید:

قبروں کی زیارت کبھی جائز ہوتی ہے اور کبھی حرام اور ممنوع، اگر کوئی شخص قبروں کی زیارت مسلمان فوت شدہ لوگوں کے حق میں دعا و استغفار کے لئے یا موت کی یاد سے عبرت کے لئے کرے تو یہ زیارت پسندیدہ اور مشروع ہے، نبی ﷺ نے مسلمانوں کو اس کی اجازت دی ہے، اور رسول اللہ ﷺ خود بکثرت زیارت کرتے تھے۔

لیکن ممنوع زیارت یہ ہے کہ مسلمان قبروں کی زیارت کے لئے سفر کر کے جائے اس لئے کہ تین مساجد کے علاوہ کے لئے سفر کر کے جانے کی ممانعت آئی ہے۔

ایسے ہی قبروں سے تبرک اور ان کے پاس اپنے لئے دعا اور قبروں کے طواف وغیرہ اغراض سے اگر ان کی زیارت کی جائے تو یہ شرک کے ذرائع میں سے ہے۔

أ- الأضرحۃ اور المزارات کے معنی:

الأضرحۃ ان قبروں کو کہتے ہیں جن کی جہال تعظیم کرتے ہیں:

- اور المزارات جن قبروں مقامات اور آثار وغیرہ کی بطور عبادت

زیارت کی جاتی ہے۔

-القرابین قربان کی جمع ہے اور یہ وہ نذریں، ذبیحے جانور اور کھانے ہیں جن کے ذریعہ تقرب حاصل کیا جاتا ہے۔

- النذور نذر کی جمع ہے تقربات کی قسموں میں سے جس کو انسان اپنے اوپر لازم کرلے اسے نذر کہا جاتا ہے۔

ب- قبروں اور مزارات کی تعظیم اور ان سے تقرب کا حکم:

قبروں اور مزارات پر روشنی کرنے، ان پر عمارت تعمیر کرنے اور ان پر قرآن پڑھنے وغیرہ امور سے ان کی تعظیم کرنا حرام بدعت ہے، اور شرک میں واقع ہونے کا وسیلہ ہے۔

لیکن اصحاب قبور سے دعا اور فریاد کرکے اور ان کے لئے نذر پیش کرکے ان کا تقرب حاصل کرنا شرک اکبر اور دین سے خارج کرنے والا ہے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد ۔ (بخاری حدیث:۱۳۹)

اللہ تعالی یہود ونصاری پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

ج- ان بدعات کے بعض خطرناک اثرات:

۱- بدعات، خرافات، اور فاسد افکار کی اشاعت

۲- اللہ کے ساتھ شرک کا پھیلاؤ

۳- باطل طریق پر لوگوں کے مال کھانا اور یہ قبروں وغیرہ کی خدمت پر مامور مجاوروں اور دربانوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔

۴- لوگوں کو اللہ تعالی کی راہ سے روکنا

مشق

۱- قبروں کی مشروع اور ممنوع زیارت کی تفصیل بیان کرو

۲- الأضرحة ، المزارات ، القرابين ، النذور کے معنی واضح کرو

۳- صالحین کی قبروں سے تبرک اور ان کی تعظیم کا کیا حکم ہے؟ اپنے قول کی دلیل بیان کرو

۹- قبروں کی زیارت

رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے بتوں اور درختوں وغیرہ غیراللہ کو حصولِ نفع اور دفع ضرر کے لئے پکارنا لوگوں میں عام ہو چکا تھا، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ہر ایسے دروازہ کو بند کرنے کی کوشش فرمائی جس سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس سے دعا میں لوگوں کے شرک کرنے کی راہ کھلنے کا اندیشہ تھا، اسی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تاکہ یہ ان سے دعا اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کا ذریعہ نہ بن سکے تاآں کہ لوگوں کے عقائد خالص ہو گئے اور شرک کی آلودگی سے پاک ہو گئے تو آپ نے انہیں زیارت کی اجازت دے دی۔

أ- زیارت قبور کا حکم:

قبروں کی زیارت مستحب ہے اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ قول ہے:

كنت نهيتكم عن زيارة القبور ألا فزروها فإنها تذكر الآخرة۔ (ترمذی:۳/۳۷۰)

میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا، سنو! ان کی زیارت کرو اس لئے کہ یہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

اسی طرح نبی ﷺ نے بقیع میں فوت شدہ مسلمانوں کی قبروں کی زیارت بارہا فرمائی اور ان کے لئے دعا کی۔

ب- کیا زیارت قبور کا استحباب مردوں کے لئے خاص ہے؟

اہل علم نے عورتوں کے لئے زیارت قبور میں اختلاف کیا ہے، صحیح مذہب قبروں کی زیارت سے انہیں روکنا ہے، اس لئے کہ اس کی ممانعت ان کے لئے ثابت ہے نیز اس کے بہت سے مفاسد ہیں جو ان کی زیارت قبور سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ اپنے ضعف کی وجہ سے غصہ اور گھبراہٹ کا اظہار کرتی ہیں۔ زیارت قبور سے عورتوں کے منع کے چند دلائل یہ ہیں:

۱- لعن الله زوارات القبور۔ (احمد، ترمذی)

اللہ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو لعنت کی ہے۔

۲- مفاسد کے سبب سے عورتوں کو جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے لہذا زیارت قبور سے ممانعت بدرجہ اولی ہوگی۔

۳- نبی ﷺ کا زیارت قبور کی یہ علت بتانا کہ:

"تذکر الموت و تدمع العین، وترقق القلب" (احمد)

موت کی یاد دلاتی ہے، آنکھیں اشک بار کرتی اور دل کو نرم کرتی ہے، اور اگر یہ دروازہ عورت کے لئے کھول دیا جائے تو ضعف کے سبب وہ رونے پیٹنے، نوحہ و بین کرنے اور جزع و فزع میں مبتلا ہو جائے گی۔

ج- زیارت قبور کی مشروعیت کی علت:

قبروں کی زیارت دو اسباب سے مشروع کی گئی ہے:

۱- میت کے حال سے عبرت ونصیحت تاکہ زائر موت کو یاد کرے اور اللہ سے ملاقات کی تیاری کرے۔

۲- فوت شدہ لوگوں پر سلام، ان کے لئے استغفار اور ان کے لئے دعا یہی مشروع زیارت ہے، اس کے علاوہ ہر زیارت ممنوع اور حرام ہے۔

د- زیارت قبور کی دعا

نبی ﷺ نے اپنے اصحاب کو زیارت قبور کے وقت کی دعا سکھلائی ہے، نبی ﷺ زیارت قبور کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

السلام عليكم أهل الديار من المسلمين والمؤمنين يرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين، وإنا ان شاء الله بكم لاحقون۔ (مسلم:۲/۶۷۱)

اے مسلم ومومن دیار والو تم پر سلامتی ہو اللہ ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں پر رحم فرمائے اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

اس کے علاوہ اور دعائیں بھی ثابت ہیں۔

ھ- قبروں کی مبتدعانہ زیارت:

بعض لوگ قبروں کے پاس اپنے لئے دعا، قرآن خوانی، نماز اور دیگر اعمال جو انجام دیتے ہیں سب حرام بدعات ہیں، اور اس سے بدتر قبر

والوں سے برکت، حصول نفع اور دفع ضرر طلب کرنا ہے، یہ اللہ تعالی کے ساتھ شرک ہے، خاص طور سے یہ عمل اس اعتقاد کے ساتھ انجام دنیا کہ صاحب قبر غیب جانتا ہے اور نفع نقصان کا مالک ہے شرک اکبر ہے اور اسلام سے خارج کردینے والا ہے۔

و- زیارت قبور کے لئے سفر کا حکم:

زیارت قبور جو کچھ بھی ہو اس کے لئے سفر کرنا شرعاً جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے، اس لئے کہ حدیث شریف میں مذکور تین مساجد کے علاوہ کے لئے سفر جائز نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد ! المسجد الحرام، ومسجدی هذا والمسجد الاقصی ۔ (بخاری حدیث: ۱۱۸۹، مسلم: ۲/۱۰۱۴)

نہ کجاوے کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام، میری یہ مسجد، اور مسجد اقصی۔

ز- قبروں کو بلند اور پختہ بنانے وغیرہ کا حکم:

قبروں کو بلند کرنا، ان پر عمارت بنانا، قبے تعمیر کرنا اوران پر لکھنا وغیرہ وہ امور ہیں جو لوگوں کے درمیان بہت پھیلے ہوئے ہیں اور یہ سب کچھ ان احادیث کے برخلاف ہو رہا ہے جن میں ان کی ممانعت آئی ہے، کچھ احادیث یہ ہیں:

۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبياء هم مساجد۔ (بخاری حدیث: ۱۳۹۰)

یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

۲- حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات سے پانچ دن پہلے فرمایا:

ألا من قبلكم كانوا يتخذون قبور أنبياء هم مساجد، الا فلا تتخذوا القبور مساجد فإني أنهاكم عن ذلك۔ (مسلم: ۱/ ۳۷۷، ۳۷۸)

سنو! جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیتے تھے خبردار قبروں کو مساجد نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

۳- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إن من شرار الناس من تدركهم الساعة وهم احياء، والذين يتخذون القبور مساجد۔ (احمد: ۱/ ۴۳۵)

بدترین لوگوں میں سے وہ لوگ ہیں جن پر قیامت قائم ہوگی اس حال

میں کہ وہ زندہ ہوں گے اور جو لوگ کہ قبروں کو مساجد بنا لیتے ہیں۔

زیارت قبور سے متعلق نبی ﷺ کی حالت وسنت اور آپ کے اصحاب کے احوال اور آج کل لوگوں کے احوال کے تقابل سے دونوں حالتوں میں شدید تناقض واضح ہوتا ہے اور دونوں میں جمع وتطبیق محال معلوم ہوتا ہے، تناقض کی چند صورتیں یہ ہیں:

۱- نبی ﷺ نے قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور یہ لوگ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

۲- نبی ﷺ نے قبروں کو مساجد بنانے سے منع فرمایا ہے اور یہ لوگ ان پر مساجد تعمیر کرتے ہیں اور ان کا نام مشاہد رکھتے ہیں۔

۳- نبی ﷺ نے قبروں پر چراغ روشن کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ لوگ قندیلیں اور چراغ ان پر روشن کرتے ہیں۔

۴- نبی ﷺ نے قبروں کو عید بنانے سے منع فرمایا ہے اور یہ لوگ انہیں عید بناتے اور عرس ومیلہ لگاتے اور ان میں اکٹھا ہوتے ہیں۔

۵- نبی ﷺ نے قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ لوگ انہیں بلند کرتے ہیں۔

۶- نبی ﷺ نے قبروں پر لکھنے سے منع فرمایا ہے اور یہ لوگ ان پر لکھتے ہیں۔

مشق

۱- زیارت قبور کا حکم بیان کرو اور اپنے قول کی دلیل ذکر کرو

۲- عورتوں کے قبروں کی زیارت کا کیا حکم ہے؟ اپنا قول دلیل سے واضح کرو۔

۳- زیارت قبور کی مشروعیت کی حکمت بیان کرو۔

۴- قبروں کے پاس دعا کرنے، قبر والوں سے برکت طلب کرنے اور نماز کے وقت ان کی طرف رخ کرنے کا کیا حکم ہے؟

۵- کیا مشاہد اور مقابر کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے؟ اپنے قول کی دلیل بیان کرو۔

۶- قبروں پر عمارت تعمیر کرنے اور انہیں مساجد بنانے کا کیا حکم ہے؟ اپنا جواب دلیل سے واضح کرو۔

۷- قبروں پر لکھنے، انہیں پختہ بنانے، انہیں بلند کرنے اور ان پر روشنی کرنے جیسے امور میں نبی ﷺ کے طریقہ کی لوگوں کی طرف سے مخالفت کس حد تک پہونچ چکی ہے، اسے مسلمانوں کی موجودہ صورت حال کی روشنی میں واضح کرو۔

فہرست



